pg 1

Urdu

PMS Ministerial Quota

Date: 25-2-25 Urdu Essay Day: Tuesday

"اداروں کے توازن کو بگاڑنے میں بدعنوانی کا کردار"

خاکہ:-

(الف) تعارف:

(i) بدعنوانی کیا ہے؟

(ب) اداروں کے توازن کو بگاڑنے میں بدعنوانی کا کردار

(i) تعلیمی ادارے اور بدعنوانی

(ii) مسلح افواج اور بدعنوانی

(iii) عدالتی نظام میں بدعنوانی کا کردار

(iv) سیاسی ادارے اور بدعنوانی

(v) عوام اور بدعنوانی

(ب) حاصل کلام

بدعنوانی صرف رشوت اور غبن کا نام نہیں۔ اپنے عہد اور اعتماد کو توڑنا یا مالی اور عادی معاملات کے ضابطوں کی خلاف ورزی بھی بدعنوانی کی شکلیں ہیں۔ ذاتی یا دنیاوی مطلب نکالنے کے لیے کسی مقدس نام کو استعمال کرنا بھی بدعنوانی ہے۔ اداروں کے توازن کو بگاڑنے میں بدعنوانی کا کردار بہت زیادہ ہے۔ کوئی بھی معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا جب تک بدعنوانی کو ختم نہیں کیا جاتا۔ کرپشن یا بدعنوانی ایک ایسا مرض ہے کہ جو جھوٹ کی طرح پھیلتا ہے اور معاشرے کو کھا جاتا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اس موذی مرض نے ہماری سماجی، سیاسی اور روحانی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ بدعنوانی کو اکاس بیل کی طرح سے ہے یعنی وہ زرد بیل جو درختوں کو جکڑ کر ان کی زندگی چوس لیتی ہے یہ ایک ایسی لعنت ہے کہ اگر ایک بار یہ کسی معاشرے کو آ گھیرے تو ایک شاخ سے اگلی اور اگلی شاخ کو جکڑتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ زرد ویرانی کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا یہاں تک کہ معاشرہ کی اخلاقی صحت کے محافظ مذہبی اور تعلیمی ادارے بھی

اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ نبی کریم کا ارشاد ہے کہ

"الراشی والمرتشی کلاھما فی النار"

ترجمہ "رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں"

چند سال پہلے محکمہ پولیس کا ادارہ بدنام تھا۔ لیکن اب سرکاری اور نیم سرکاری اور پرائیوٹ اداروں میں بھی رشوت کے بغیر کام نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ ریل گاڑی میں سیٹ ریزرو کرانے کے لیے بھی رشوت دینا پڑتی ہے

تعلیم ایک مقدس پیشہ ہے۔ لیکن اس مقدس پیشے کو بھی بدعنوانی نے گھیر رکھا ہے۔ ہر چیز کا ریٹ فکس ہو چکا ہوتا ہے دفاتر میں۔ ایک ٹیچر نے سروس بک کا سارا کام مکمل کروانا ہو یا حتیٰ کہ ایک چھٹی پر بھی سائن کروانے ہوں تو ملکرکس نے پیسوں کی ڈیمانڈ کرنی ہے۔ بدعنوانی اتنی عام ہو چکی ہے کہ اس کے بغیر کوئی بات نہیں سنتا۔ حالانکہ اس پیشے کے تقدس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہمارے پیارے نبی بھی معلم بنا کر بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ

"انما بعثت معلما"

ترجمہ: "بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا"

لیکن ہم آج اس مقدس پیشے کے ساتھ بھی بدعنوانی کا نام جوڑ رکھے ہیں۔ جس کی وجہ سے اداروں میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے۔ معاشرہ ترقی کرنے کی بجائے تنزلی کی طرف جا رہا ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس لعنت نے ہمارے ملک میں پنجے گاڑ لیے ہیں۔ جس کے چنگل سے بچنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔

افواج پاکستان جو ہمارے محافظ کہلاتے ہیں۔ جس کے
نام کے مطابق پاک آرمی لگتا ہے۔ افسوس سے لکھ رہی
ہوں کہ اس ادارے میں بھی بدعنوانی کا راج
ہے۔ جو آج ہمارے ملکی حالات ہیں۔ اس میں
فوج بھی برابر کی حقہ دار ہے۔ بے چارے نوجوان
سپاہیوں کو بارڈرز پر بھیج کر شہید کروائے جاتے
ہیں۔ جو شہادت حاصل کرتے ہیں اور کریڈٹ
فوجی آفیسر کے نام ہو جاتا ہے۔ اس سے بڑی
بدعنوانی کیا ہو گی۔ شہداء کے نام پر ہر ماہ نوجوانوں
کی تنخواہوں سے رقم اچھی خاصی کٹوتی کی جاتی ہے لیکن
ان کی فیملیز تک بمشکل ہی کچھ پہنچایا جاتا ہے۔
اور آفیسر خود کھا جاتے ہیں۔

عدلیہ جو کہ ہمارے انصاف کے علمبردار
ادارے ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ
ادھر بھی بدعنوانی کی بیماری موجود ہے۔ جس
کا پلڑا بھاری ہے اسی کو انصاف مل جاتا ہے۔
غریب لوگ سزا پاتے ہیں کیونکہ ان کے
پاس ادارے کو دینے کے لیے خطیر رقم موجود
نہیں ہوتی ہے۔ ہم ایک اسلامی ملک ہیں! بجائے
ہم اپنے اسلامی روایات کی پیروی کرتے ہم
بھی اور راہ پر گامزن ہو گئے۔ تب ہی تو اداروں
میں بگاڑ پیدا ہو چکی ہے۔ ہم ترقی یافتہ
کہلوانے کی بجائے ترقی پذیر ممالک میں آتے ہیں
"جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا قانون رائج
ہے۔ غریب بے چارہ پھنس جاتا ہے جو
جرم کا ارتکاب بھی نہیں ہوتا۔ لیکن پھانسی
کے تخت پر چڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی
ہمارے ملک کے حالات پر رحم و کرم فرمائے۔
بقول شاعر کسی نے

اس دیس کو لوٹ لیا اس بات کا چرچا کیسے ہو
جب اپنے محافظ سوئے ہوں تو پھر شور و غلغلہ کیسے ہو

Date: ______ Day: ______

ہمارے ملک کے سیاسی ادارے بھی اس بدعنوانی
کی لعنت سے پاک نہیں ہیں۔ جب ملک کے حکمران
ہی بدعنوان ہوں۔ تو اس ملک کا اللہ ہی
حافظ ہے۔ پورے ملک کا نظام سیاست
پر بس کرتا ہے۔ جب حکمران ہی دو نمبر
راستے اختیار کر کے سیٹوں کو حاصل کریں
اقتدار پر قابض ہوں۔ ووٹ خریدے
جائیں۔ ہم سب اس بات کو بخوبی جانتے
ہیں کہ موجودہ الیکشن 2024 میں عوام نے
کس جماعت کو سلیکٹ کیا۔ اور جو منظر عام پر
رزلٹ دکھائے گئے وہ اس کے برعکس تھے

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

"کہا جاتا ہے کہ جیسی عوام ویسے حکمران
اگر ہم اپنا موازنہ کریں تو ہر بندے کو اپنی
اصلاح کرنی چاہیے۔ عوام سے ہی معاشرے
بنتے ہیں۔ معاشرے سے ادارے بنتے ہیں۔
اسلئے ہر بندے کو اپنے اندر موجود خرابیوں
کو ختم کرنا ہوگا۔ ہم عوام مظلوم بنتے ہیں
اور حکومت اور اداروں کو قصوروار ٹھہراتے
ہیں۔ اصل میں دیکھا جائے تو ان اداروں
کو چلانے والے بھی تو ہم انسان ہی ہیں
کوئی دوسری مخلوق تو آتی نہیں ہے جو ان
اداروں کی بھاگ دوڑ سنبھالتی ہے۔
لہٰذا ہمیں دوسروں پر انگلی اٹھانے سے
پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے

اپنے کردار پر ڈال کر پردہ اقبال
ہر شخص کہہ رہا ہے زمانہ خراب ہے

Date: Day:

مندرجہ بالا گفتگو کا حاصل کلام یہ ہے کہ
ہمارے ملک میں بدعنوانی نے ڈیرے ڈال
رکھے ہیں۔ ہر ادارہ اس کی لپیٹ میں آچکا
ہے۔ بدعنوانی انسان اور معاشرے کی سب سے
بڑی دشمن ہے۔ اداروں کے توازن میں
بگاڑ پیدا کرنے کی سب سے بڑی وجہ
بھی بدعنوانی ہے۔ لہٰذا اس بیماری کا علاج
ہم سب نے خود کرنا ہے۔ کیونکہ باہر سے
تو کسی نے آنا نہیں ہے۔ ہمیں اپنی اصلاح
خود کرنی ہے۔ اپنے اندر فرض شناسی پیدا کرنی
ہوگی۔ جب معاشرے کا ہر بندہ احساس
ذمہ دار بن جائے گا۔ اپنے اپنے حقوق و فرائض
ادا کرے گا۔ انصاف کا بول بالا ہوگا۔
اسلام کی سچی روح اپنانی پڑے گی۔ ہم بحیثیت
مسلمان کیا ہیں؟ ہمارے فرائض اور حقوق
کیا ہیں؟ جس دن ہم نے اپنی زندگی قرآن و
سنت کے مطابق اپنائی تو معاشرے سے تمام
برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ اسلام مکمل ضابطہ
حیات ہے۔ اور ہمارے نبی خاتم النبیین کی
زندگی بہترین عملی نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ
ہمارے زندگیوں کو قرآن و سنت کے مطابق بنا دیں
اور ہمیں صراط مستقیم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین ثم آمین